اِزالۃ الاَوہام

جلد ۲

متکلم اسلام، محقق مذاہب عالم، مجاہد حق حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی ردِ عیسائیت پر فارسی زبان میں سب سے پہلی نایاب کتاب جو موصوف نے ۱۲۶۹ھ/۱۸۴۸ء میں تصنیف کی جس میں عیسائیت کے بڑے اعتراضات کے الزامی تحقیقی، عقلی و نقلی، مکمل و مدلل، جامع و مسکت جوابات دیے گئے ہیں نیز مسئلہ تثلیث اور بشارات محمدی ﷺ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔



تالیف

متکلم اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ و تقدیم شرح و تحقیق

مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی

تقریظ پسند فرمودہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ دار العلوم کراچی

اِزالۃ الاَوہام

جلد ۲

متکلمِ اسلام، محقق مذاہبِ عالم، مجاہدِ حق حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی ردِّ عیسائیت پر فارسی زبان میں سب سے پہلی نایاب کتاب جو موصوف نے ۱۲۶۹ھ/۱۸۴۸ء میں تصنیف کی جس میں عیسائیت کے بڑے اعتراضات کے الزامی، تحقیقی، عقلی و نقلی، مکمل و مدلل، جامع و مسکت جوابات دیے گئے ہیں نیز مسئلہ تثلیث اور بشاراتِ محمدی ﷺ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

تالیف

متکلمِ اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمہ اللہ

اردو ترجمہ و تقدیم شرح و تحقیق

مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی

تقریظ پسند فرمودہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ دارالعلوم کراچی

نے اسکے جملہ گناہ معاف کر دیے۔ سبحان اللہ! مسیحی علماء کا حد درجہ تعصب دیکھئے کہ ایک طرف اگر کسی حدیثِ نبوی ﷺ میں یہ مضمون مل جائے کہ خدائے پاک اگر چاہیں تو گنہگار کے گناہ کو معاف فرما دیں وغیرہ تو فوراً زبانِ طعن دراز کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قرینِ انصاف نہیں جبکہ دوسری طرف حضرت مسیح علیہ السلام فاحشہ عورت کے گناہ کو اسکے محبت آمیز افعال مذکورہ عطر لگانا، چومنا، آنسو بہانا وغیرہ کے بدلہ میں معاف کر دیں تو بالکل عدل وانصاف کے عین مطابق ہے۔

ببیں تفاوتِ راہ از کجا تا بکجا

اس تعدد ازواج کے مسئلہ میں کون کون سی زبان درازی ہے جو انہوں نے خیر البشر سید الوریٰ ﷺ کے متعلق نہیں کی اور آج تک کر رہے ہیں اگرچہ دل کڑھتا ہے اور چاہتا ہے کہ ان تمام اعتراضات کو نقل کر کے بالعکس الزامی جواب دوں مگر خوفِ طوالت مانع ہے اس لئے سب باتیں چھوڑ کر صرف ایک طعن کو نقل کرنے پر اکتفا کرتا ہوں جسے ایک مسیحی مؤلف نے اپنی کتاب "دلائل اثباتِ رسالتِ مسیح" میں لکھا ہے اور بزعم خود ایک آیتِ قرآنی سے استدلال بھی کیا ہے۔

ایک مسیحی مصنف کا گستاخانہ کلام

موصوف اپنے رسالہ کے آخر میں لکھتے ہیں "اگر محمد جیسا کوئی شخص اس زمانے میں ہوتا تو کوئی آدمی اسے اپنے قریب پھٹکنے کا موقعہ بھی نہ دیتا۔ کیا محمد نہیں جانتے تھے کہ تجرد وعدم ازدواج ایک اعلیٰ خوبی ہے۔ دوسری جانب وہ یحییٰ کی صفت بیان کرتے ہوئے قرآن

میں لکھتا ہے(۱) کہ وہ سردار ہوگا، عورت کے قریب نہ جائے گا' نبی ہوگا اور نیکو کاروں میں سے ہوگا۔(۲) خود انکا کہنا ہے کہ یحیٰ ان باتوں سے پاک اور بزرگ تھا۔ حقیقت میں محمدکو یحیٰ سے کیا مناسبت ہے؟

میں کہتا ہوں کہ احبار باب ۱۰ آیت ۸ میں ہے ''اور خداوند نے ہارون سے کہا کہ تو یا تیرے بیٹے مے یا شراب پی کر کبھی خیمہ اجتماع کے اندر داخل نہ ہونا تاکہ تم مر نہ جاؤ یہ تمہارے لئے نسل در نسل ہمیشہ تک ایک قانون رہے گا'' قضاۃ باب ۱۳ میں ہے ''اور دانیوں کے گھرانے میں صرعہ کا ایک شخص تھا جسکا نام منوحہ تھا اسکی بیوی بانجھ تھی سو اسکے کوئی بچہ نہ ہوا اور خداوند کے فرشتہ نے اس عورت کو دکھائی دے کر اس سے کہا دیکھ تو بانجھ ہے اور تیرے بچہ نہیں ہوتا پر تو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا...... اسکے سر پر کبھی استرہ نہ پھرے اس لئے کہ وہ لڑکا پیٹ ہی سے خدا کا نذیر ہوگا...... خداوند کے فرشتہ نے منوحہ سے کہا ان سب چیزوں سے جنکا ذکر میں نے اس عورت سے کیا یہ پرہیز کرے وہ ایسی کوئی چیز جو تاک سے پیدا ہوتی ہے نہ کھائے اور مے یا نشہ کی چیز پیئے اور نہ کوئی ناپاک چیز کھائے اور جو کچھ میں نے اسے حکم دیا یہ اسے مانے'' (قضاۃ باب ۱۳ آیت ۲ تا ۵' ۱۳' ۱۴) جب حضرت زکریا علیہ السلام کو بذریعہ وحی حضرت یحیٰ علیہ السلام نام کے بیٹے کی بشارت دی گئی تو انکی مدح کرتے ہوئے اس طرح ذکر ہے ''کیونکہ وہ خداوند کے حضور میں بزرگ ہوگا اور ہرگز نہ مے نہ کوئی اور شراب پیئے گا'' (لوقا باب ۱ آیت ۱۵) مرقس باب ۲ آیت ۱۸ میں حضرت مسیح علیہ السلام سے سوال و جواب کرتے ہوئے اس طرح منقول ہے ''اور یوحنا کے شاگرد اور

(۱) مسیحیوں کا خیال ہے کہ قرآن کریم حضرت محمد ﷺ کا کلام ہے جو گھڑ کر خدا کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے حقیقت میں انہوں نے خود ہی لکھا ہے۔ نعوذ باللہ العظیم

(۲) یہ سورۃ آل عمران کی آیت ۳۹ کی طرف اشارہ ہے جس میں حضرت یحیٰ علیہ السلام کے متعلق یہی مضمون ذکر ہوا